3 قیمتیں

3.1 گرانی کا عالمی منظر نامہ

خوراک اور تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں 08-2007ء میں دنیا بھر میں گرانی کے طاقتور دباؤ کا سبب بنیں۔ آئی ایم ایف نے اجناس کی قیمتوں کے جو عالمی اشاریے مرتب کیے ہیں ان کے مطابق خوراک اور تیل کی قیمتوں میں جولائی 2007ء سے جون 2008ء تک بالترتیب 42.3 فیصد اور 79.8 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 3.1)۔ تاہم عالمی طلب میں کمی اور یورو کے مقابلے میں ڈالر کی قدر بڑھنے کی وجہ سے جون 2008ء سے اجناس کی قیمتوں کے عالمی اشاریوں میں گرانی کا دباؤ کم ہوتا ہوا دیکھا گیا ہے۔

مالی سال 2008ء کے دوران خوراک کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے متعدد طویل و مختصر مدتی عوامل ہیں۔ قیمتوں میں حالیہ اضافے میں جو طویل مدتی عوامل کارفرما ہے ان میں حیاتی ایندھن کی تیاری میں استعمال ہونے والی فصلوں کو ترجیح ملنا[1]، ابھرتی ہوئی معیشتوں میں خوراک کی بلند طلب، اہم غذائی اجناس کے محدود ذخائر اور توانائی اور کھاد کی زائد لاگت شامل ہیں۔ دوسری طرف چند عارضی عوامل بھی تھے جیسے خشک سالی، سیلاب، پیش بندی فنڈز، اجناس میں بڑھتی ہوئی دلچسپی اور متعدد ملکوں کی طرف سے مقامی منڈیوں میں اجناس کی دستیابی کی غرض سے اپنائی گئی تجارتی پالیسیاں۔[2] غذائی قیمتوں میں حالیہ اضافے کے گرانی پر پڑنے والے اثرات ابھرتی ہوئی معیشت والے اور ترقی پذیر ممالک کے لیے بالخصوص تشویش ناک ہیں کیونکہ 2007ء میں عمومی گرانی میں 70 فیصد حصہ غذائی مہنگائی کا رہا۔[3]

شکل 3.1: عالمی گرانی (سال بسال تبدیلی)

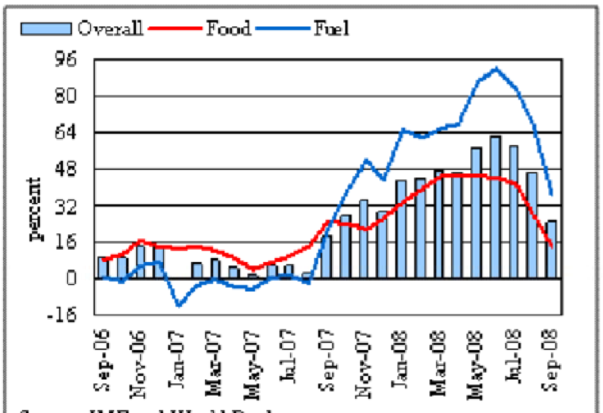

Source: IMF and World Bank

خوراک کی بلند قیمتوں کے علاوہ خام تیل کے عالمی نرخوں میں مسلسل اضافہ قیمتوں کے عالمی استحکام کے لیے دشواری کا باعث بنا رہا کیونکہ تیل کی مہنگائی کا عالمی گرانی سے بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں لحاظ سے تعلق ہے۔ تیل کی قیمت بڑھنے سے عمومی صارف اشاریہ قیمت پر بلاواسطہ اثرات پڑتے ہیں۔ دوسری طرف تیل کی قیمتیں صارف اشاریہ قیمت گرانی کو بالواسطہ طور پر بھی متاثر کرتی ہیں کیونکہ بہت سی اجناس کی تیاری اور نقل و حمل میں پیٹرولیم استعمال ہوتا ہے۔ جولائی 2008ء میں تیل کے عالمی نرخ 147 ڈالر فی بیرل کی ریکارڈ سطح تک جا پہنچے کیونکہ ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ملکوں میں مستحکم نمو برقرار رہنے کی وجہ سے تیل کی طلب طاقتور رہی ہے۔ 2003ء کے بعد سے تیل کی طلب میں ہونے والی تقریباً 95 فیصد نمو مشترکہ طور پر انہی ممالک میں ہوئی ہے۔[4] تاہم حالیہ عرصے میں تیل کی قیمتیں کم ہونے کا سبب سست اقتصادی نمو کی وجہ سے تیل کے استعمال میں آنے والی کمی ہے۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ بہت سی اجناس کی قیمتیں تاریخ کی بلند ترین سطح تک جا پہنچی ہیں اور توقع ہے کہ اگلے مہینوں میں وہ 1990ء کی دہائی کی اوسط قیمتوں کے مقابلے میں بلند ہی رہیں گی۔ جولائی 2007ء کے بعد جن اشیا کی قیمتیں بلند ترین سطح پر پہنچیں ان میں گندم، چاول، خوردنی تیل، مکئی، دھاتیں، ڈی اے پی، یوریا، خام تیل اور سونا شامل ہیں۔ اجناس

---

1 مکئی اور شکر کو ایتھنول کی اور پام آئل کو حیاتی ڈیزل کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ متبادل کی تیاری میں کمی آنے کی وجہ سے ان کی بھی قیمتیں بلند ہوگئیں۔

2 بعض ملکوں نے برآمد پر پابندی لگادی یا کم سے کم برآمدی قیمت مقرر کردی جس سے عالمی منڈیوں میں رسد متاثر ہونے سے مسئلہ مزید سنگین ہوگیا۔ علاوہ ازیں بعض ملکوں نے درآمدی ڈیوٹی کم یا یکسر ختم کردی یا بلند عالمی قیمتوں کے ملکی گرانی پر اثرات کا ازالہ کرنے کے لیے زراعانت دینا شروع کیا جس نے بلند طلب کو برقرار رہنے میں مدد دی۔

3 آئی ایم ایف سروے، 13 مئی 2008ء

4 آئی ایم ایف سروے، 8 مئی 2008ء

جدول 3.1: گرانی وشرح سود (فیصد)

	گرانی (سال بسال)		پالیسی ریٹ		
	ستمبر07ء	ستمبر08ء	گذشتہ	موجودہ	نفاذ کی تاریخ
پاکستان	8.4	23.9	12.0	13.0	30جولائی08ء
بھارت*	7.3	9.0	9.0	8.0	20اکتوبر08ء
انڈونیشیا	7.0	11.0	9.25	9.50	7اکتوبر08ء
ملائیشیا	1.8	8.2	3.25	3.50	26اپریل06ء
فلپائن	2.7	11.9	5.75	6.0	28اگست08ء
تھائی لینڈ	2.1	6.0	3.50	3.75	27اگست08ء
چین	6.2	4.6	7.20	6.90	8اکتوبر08ء
ویتنام*	8.8	27.9	14.0	13.0	21اکتوبر08ء
امریکہ	2.8	4.9	2.0	1.50	8اکتوبر08ء
یوروزون	2.1	3.6	4.25	3.75	8اکتوبر08ء
نیوزی لینڈ#	1.8	5.1	7.50	6.50	22اکتوبر08ء
برطانیہ	1.7	5.2	5.0	4.50	8اکتوبر08ء

*اعداد و شمار اگست کے ہیں

ستمبر کے سہ ماہی اعداد و شمار

ماخذ: جریدہ اکنامسٹ، بلومبرگ، اور مرکزی بینکوں کی ویب سائٹس

کی قیمتوں میں اضافے کے حالیہ رجحان کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ رجحان طویل عرصے برقرار رہا ہے۔[5] مثال کے طور پر سویابین کے تیل، خام تیل، لوہے کی کچ دھات، چاول اور گندم کی بلند قیمتوں کا سلسلہ بالترتیب 85، 79، 69، 64 اور 34 مہینوں سے جاری ہے (دیکھئے **جدول 3.2**)۔

گرانی کے طاقتور دباؤ کے نتیجے میں کئی ملکوں کے مرکزی بینکوں نے اپنا پالیسی ریٹ بڑھا دیا (دیکھئے **جدول 3.1**)۔ بعض ملکوں نے خوراک اور تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکنے کے لیے زری سختی کے علاوہ چند اضافی اقدامات بھی کیے ہیں (دیکھئے **باکس 3.1**)، مثال کے طور پر خوراک اور تیل کی درآمد پر محصول اور ٹیرف میں کمی، برآمد پر محصول اور کوٹا، زراعانت کی فراہمی، ٹرانسفر پروگرام[6] اور تنخواہ اور پنشن میں ردوبدل۔[7]

زرعی اجناس کی قیمتیں عارضی کمی کے بعد مستقبل قریب میں نسبتاً بلند رہنے کی توقع ہے کیونکہ رسد میں بہتری لانے کے لیے نئی سرمایہ کاری اور پالیسی اصلاحات دونوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔[8] اس تناظر میں درمیانی سے طویل مدت میں اجناس کی قیمتوں کو مستحکم بنانے والے پالیسی اقدامات یہ ہو سکتے ہیں: انفرااسٹرکچر، تقسیم اور ذخیرہ کاری کے سسٹم کو بہتر بنانا، آب پاشی کے نظام میں توسیع، بلند یافت والی پیداوار اور مصنوعی کھاد جیسے اہم زرعی خام مال کو زراعانت کی فراہمی بشرطیکہ پیداوار کی طویل مدتی ترغیبات متاثر نہ ہوں۔

3.2 ملکی صورتحال

گرانی کے طاقتور عالمی دباؤ کے علاوہ، م س08ء کے دوران ملک میں گرانی میں اضافے کے کئی مقامی اسباب بھی تھے: مجموعی طلب کا دباؤ برقرار رہا جسے توسیعی مالیاتی پالیسی نے تقویت دی، ایندھن اور گندم کی قیمتیں بڑھیں، امن عامہ کی خرابی یا نفع خوری کی غرض سے ذخیرہ اندوزی کے باعث رسد میں تعطل آتا رہا۔ قیمت کے تمام اشاریوں صارف اشاریہ قیمت کی سالانہ اوسط، تھوک اشاریہ قیمت، حساس اظہاریہ قیمت اور جی ڈی پی ڈی فلیٹر سے ملکی گرانی میں اس اضافے کا اظہار ہوا (دیکھئے **جدول 3.3**)۔ ص ا ق اور حساس اظہاریہ قیمت میں اضافے کا بنیادی سبب اگرچہ غذائی گرانی ہے تاہم تھوک اشاریہ قیمت میں اضافہ غذائی اور غیر غذائی گرانی دونوں کی وجہ سے مساوی طور پر ہوا۔

---

5 تفصیلات کے لیے دیکھئے ’’Commodity Prices in Historical Perspective‘‘ Wachovia اکنامک گروپ 2 مئی 2008ء

6 ٹرانسفر پروگراموں میں اسکول کے بچوں کی خوراک کا پروگرام، فیس معافی، پبلک ورکس پروگرام وغیرہ شامل ہیں

7 بڑھتی ہوئی قیمتوں سے عوام کو تحفظ دینے کے لیے بعض ممالک کم سے کم تنخواہ اور پنشن میں اضافہ کر دیتے ہیں

8 آئی ایم ایف ورلڈ اکنامک آؤٹ لک اپ ڈیٹ، جولائی 2008ء

باکس 3.1: خوراک اور تیل کی قیمتوں میں حالیہ اضافے کا پالیسی جواب

پالیسی اقدام	فوائد	نقصانات	نافذ کرنے والے ملک
خوراک پر درآمدی اخراجات	درآمدی اخراجات کم یا ختم ہونے سے خوراک کی ملکی قیمتیں گر جاتی ہیں	غریب ملکی کاشتکار بری طرح متاثر ہوسکتا ہے۔ محاصل میں کمی کو مالیاتی نظام میں کسی اور جگہ سے پورا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے	جنوبی کوریا، بنگلہ دیش، بھارت
خوراک پر وی اے ٹی اور سیلز ٹیکس	خوراک کی ملکی قیمتیں کم کرنے کے لیے وی اے ٹی یا سیلز ٹیکس کم یا ختم ہوجاتا ہے	محاصل میں کمی کو دیگر ٹیکسوں سے پورا کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے جو مزید غیر مفید ہو سکتے ہیں۔ رعایت سے اعلیٰ شہری طبقے نسبتاً زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں	
برآمدی ٹیکس یا کوٹا	اگر ملک اہم غذائی اشیا برآمد کرتا ہو تو یہ اقدام ممکن ہے۔ اجناس کی ملکی رسد ہوتی ہے اور خوراک کی ملکی قیمتیں کم ہوجاتی ہیں	ایسے ٹیکس اور کوٹا بے حد غیر مفید ہوتے ہیں اور برآمدات کی بلند قیمتوں سے ہونے والے فوائد کو گھٹا دیتے ہیں۔ قیمت کم ہونے سے منافع گھٹتا ہے جس کی وجہ سے اشیا ساز اپنی پیداوار بڑھانے سے ہچکچاتے ہیں۔	چین، بھارت، ویت نام
فیول ٹیکسز (وی اے ٹی، ایکسائز، درآمدی ٹیکسز)	فیول ٹیکسز کم کرنے سے ایندھن کی ملکی قیمتیں بڑھ سکتی ہیں تاہم وہ عالمی قیمتوں سے کم رہتی ہیں	فیول ٹیکسز کم کرنے سے ان محاصل کو مزید ناکارہ ٹیکس اقدامات کے ذریعے پورا کرنے کی کوشش کرنا پڑ سکتی ہے، نمو بڑھانے والے سرکاری اخراجات میں کٹوتی یا گرانی بڑھانے والی مالکاری کرنا پڑ سکتی ہے جس کے نمو پر برے اثرات ہوتے ہیں۔ فیول ٹیکسز میں کمی کے زیادہ تر فوائد بلند آمدنی والے گروپ کو ہوتے ہیں کیونکہ زیادہ ایندھن یہی گروپ استعمال کرتا ہے	
خوراک پر زراعانت اور قیمتوں پر کنٹرول	اگر حکومت کے پاس یہ استعداد ہو کہ وہ زراعانت کا فائدہ درست انداز میں منتقل کر سکے تو ملکی قیمت فوراً گر جاتی ہے	بلند آمدنی والے گروپ زراعانت کا زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حکومت کے مالیاتی اخراجات بڑھ سکتے ہیں، مالیاتی اقدامات کی تلافی کی ضرورت پڑ سکتی ہے، جیسے بلند شرح والے ٹیکسز کا نفاذ	انڈونیشیا، ملائیشیا
خوراک پر درآمدی زراعانت	یہ وہاں ممکن ہے جہاں درآمد کنندگان پر ضوابط پہلے سے نافذ ہوں۔ اس سے خوراک کی قیمتیں فوراً کم ہوسکتی ہیں	درآمدی زراعانت بے مقصد رہ سکتی ہے، خوراک کی بلند طلب زائد درآمدی قیمتوں کے اثرات بڑھا دیتی ہے۔ درآمدات کے لیے زر مبادلہ کے ذخائر استعمال کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ زراعانت کے اخراجات پورے کرنے کے لیے دیگر ٹیکسز بڑھانے پڑ سکتے ہیں۔ بعض اوقات ملکی اشیا ساز خسارہ اٹھاتے ہیں۔ اس کی بجائے زراعت میں مزید سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے	
بامقصد غذائی زراعانت	کم آمدنی والے گروپوں کے لیے غذائی زراعانت کے منصوبوں پر بعض ممالک عمل کر سکتے ہیں۔ اگر منصوبہ بندی درست ہو تو کم آمدنی والے گروپ کو بیشتر زراعانت کا فائدہ ہوتا ہے	حکومت خوراک کی فراہمی اور تقسیم کے عمل میں شامل ہو تو یہ اقدام مہنگا ہوسکتا ہے۔ بامقصد منصوبوں کی تشکیل اور ان پر عمل کے لیے مناسب استعداد درکار ہوتی ہے	
ایندھن پر زراعانت	بعض ممالک درآمدی لاگت یا برآمدی قیمت سے کم پر اندرون ملک ایندھن فراہم کرتے ہیں	زراعانت سے ایندھن کے ملکی استعمال کے رجحانات بدل جاتے ہیں اور عوام کو توانائی کے باکفایت استعمال کی ترغیب نہیں ملتی۔ زراعانت ایندھن کے استعمال کو بڑھاوا دیتی ہے، مزید ایندھن درآمد کرنے سے ادائیگیوں کے توازن پر بلند قیمتوں کے اثرات پڑتے ہیں۔ سخت ضروری سرکاری سرمایہ اور غریبوں کے کام آنے والی رقوم ان کی وجہ سے صرف ہوجاتی ہیں۔ مٹی کا تیل سستا کرنے سے ٹرانسپورٹ کا شعبہ اسے ترجیحی طور پر استعمال کرنے لگے گا جس سے پیدا ہونے والی قلت دور دراز غریب دیہی علاقوں کو متاثر کر سکتی ہے	

پالیسی اقدام	فوائد	نقصانات	نافذ کرنے والے ملک
زرعی خام مال پر زر اعانت	بعض ممالک مصنوعی کھاد اور کیڑے مار ادویات جیسے زرعی خام مال کی درآمد پر زر اعانت دے سکتے ہیں۔ ایسی پالیسیوں کا مقصد خوراک کی ملکی پیداوار بڑھانا اور درآمدات پر انحصار کم کرنا ہوتا ہے	بڑے زرعی رقبے کے مالکان ایسے منصوبوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگر زرعی پیداوار بڑھانے کے اصل مقصد کو پورا کیے بغیر زر اعانت دی جائے تو یہ مہنگی پڑ سکتی ہے	
تنخواہوں، پنشن میں اضافہ	جن ممالک میں گرانی کے لحاظ سے خودکار طریقہ رائج نہیں وہاں حکومت کم از کم تنخواہ، سرکاری ملازمین کی تنخواہ اور سرکاری پنشن میں اکثر اضافہ کرتی ہے	ان پالیسیوں سے غیر رسمی شعبے کے کارکنوں کو اکثر فوائد نہیں پہنچتے	

گرانی کے دباؤ کا آغاز اگرچہ مالی سال کے اوائل ہی میں ہوگیا تھا تاہم گرانی میں تیزی سے اضافہ مالی سال کے آخری چار ماہ میں ہوا (**دیکھئے شکل 3.2**)۔ مالی سال کے ابتدائی آٹھ ماہ (جولائی تا فروری) کے دوران گرانی کا بڑا سبب ملکی غذائی گرانی تھی جو طلب کے مستحکم دباؤ، اجناس کی بلند عالمی قیمتوں اور ملکی منڈی کی خامیوں کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

جدول 3.2: اشیا کی عالمی قیمتیں

	پیمانہ	گذشتہ بلند سطح	موجودہ بلند سطح	موجودہ سطح کی مدت مہینوں میں	ستمبر 08ء
خام تیل	ڈالر فی بیرل	37.8 دسمبر 79ء	132.5 جولائی 08ء	79	99.3
گندم	ڈالر فی میٹرک ٹن	262.11 مئی 96ء	439.72 مارچ 08ء	34	295.6
چاول	ڈالر فی میٹرک ٹن	535 جون 81ء	1015.2 اپریل 08ء	64	722
سویابین تیل	ڈالر فی میٹرک ٹن	825 مئی 84ء	1414 جون 08ء	85	1042
پام آئل	ڈالر فی میٹرک ٹن	785.8 مئی 84ء	1146.9 مارچ 08ء	41	667
مکئی	ڈالر فی میٹرک ٹن	204 مئی 96ء	287 جون 08ء	74	234
لوہے کی کچ دھات	ڈالر فی میٹرک ٹن	34.76 دسمبر 91ء	141 ستمبر 08ء	69	141
ایلمونیم	ڈالر فی میٹرک ٹن	3578.1 جون 98ء	3067 جولائی 08ء	37	2424.1
سونا	ڈالر فی اونس	674.8 ستمبر 80ء	939.8 جولائی 08ء	61	829.9

ماخذ: آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک

دوسری طرف، مالی سال کے آخری چار ماہ میں گرانی میں تیز رفتار اضافہ ان عوامل کا نتیجہ تھا: اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں کا غیر متوقع طور پر بلند رہنا، ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ، گندم کی سرکاری امدادی قیمت کو مناسب سطح پر لایا جانا اور ملک کے بعض حصوں میں گندم کی ذخیرہ اندوزی سے قلت پیدا ہونا۔ اسی عرصے کے دوران روپے کی قدر میں تیزی سے کمی ہوئی[9] جس نے معیشت میں گرانی کی توقعات بڑھا دیں۔ حکومت نے پالیسی اقدامات کے تحت تیل اور توانائی کی قیمتوں کا بوجھ ملکی صارفین کو منتقل کر دیا، جبکہ بیرونی دھچکوں میں خام تیل کی عالمی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ اور بڑھتے ہوئے مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت کی طرف سے اسٹیٹ بینک سے ریکارڈ قرض گیری شامل تھی (**دیکھئے شکل 3.3**)۔ اس سب کے نتیجے میں گرانی کی توقعات نے معیشت میں جڑ پکڑ لی اور گرانی گذشتہ تین دہائیوں کی بلندترین سطح پر جا پہنچی۔

9 جولائی 2007ء سے فروری 2008ء کے درمیان ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 3.4 فیصد گر گئی، جبکہ مالی سال کے آخری چار مہینوں مارچ تا جون 2008ء کے درمیان قدر میں 12.3 فیصد کمی واقع ہوئی۔

جدول3.3: گرانی کے رجحانات

فیصد میں

عرصہ	جی ڈی پی ڈی فلیٹر	سالانہ اوسط (12 ماہی حرکت پذیر اوسط)			سال بسال*		
		صارف اشاریہ قیمت	تھوک اشاریہ قیمت	حساس اظہاریہ قیمت	صارف اشاریہ قیمت	تھوک اشاریہ قیمت	حساس اظہاریہ قیمت
م س04ء	7.7	4.6	7.9	6.0	8.5	12.8	11.7
م س05ء	7.0	9.3	6.8	11.1	8.7	6.2	9.4
م س06ء	9.2	7.9	10.1	7.8	7.6	9.0	8.7
م س07ء	7.8	7.8	6.9	9.4	7.0	7.3	8.1
م س08ء	13.4	12.0	16.4	14.2	21.5	30.6	26.3
ستمبر07ء	-	7.4	7.0	9.0	8.4	9.3	9.8
ستمبر08ء	-	16.4	23.1	19.9	23.9	33.2	29.6

*جون

12 ماہی حرکت پذیر اوسط= ایک مہینے کے دوران اشاریے کی 12 ماہی حرکت پذیر اوسط میں فیصد تبدیلی، گذشتہ سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں

سال بسال= ایک مہینے کے دوران اشاریے میں فیصد تبدیلی، گذشتہ سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں

صورتحال کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے اور بلند غذائی گرانی کے دورِثانی کے اثرات کو روکنے کے لیے مرکزی بینک نے عبوری زری پالیسی کے ذریعے مئی 2008ء میں زری پالیسی سخت کردی۔ مالیاتی محرک کو دیکھتے ہوئے گرانی کے دباؤ کی تحدید زری منتظمین کے لیے بے حد دشوار امر تھا۔ اس کے علاوہ بڑھتے ہوئے بیرونی خسارے اور ملکی کرنسی پر دباؤ نے بھی اسٹیٹ بینک کو اپنا پالیسی ریٹ جولائی 2008ء میں مزید بڑھانے پر مجبور کیا۔

شکل3.2: گرانی کے رجحانات (سال بسال)

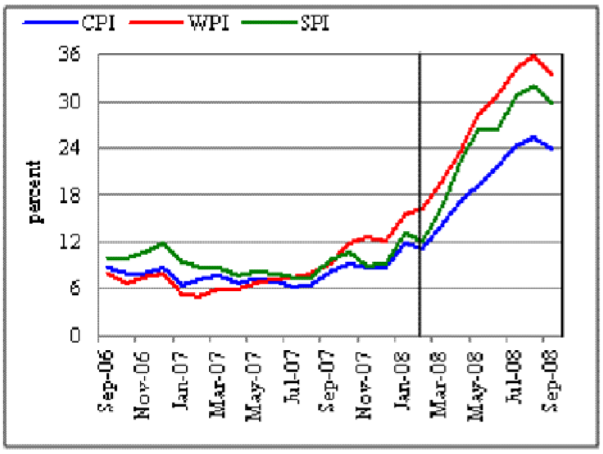

سخت زری موقف سے مالی سال 2009ء کے نصف آخر میں گرانی کا دباؤ کم ہونے کی توقع ہے بشرطیکہ تیل اور گیس بجلی وغیرہ کے نرخوں میں مزید اضافہ نہ ہو اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کا موجودہ رجحان برقرار رہے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مالی سال 2008ء میں گرانی کا دباؤ گذشتہ مالی سال کے مقابلے میں وسیع البنیاد تھا اور اس کا اظہار اس امر سے ہوتا ہے کہ مالی سال 2008ء میں پہلے سے زیادہ اشیا کی قیمتوں میں دوہندسی اضافہ دیکھا گیا (دیکھئے **جدول 3.4**)۔ قوزی گرانی کے دونوں پیمانوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرانی کا دباؤ پر برقرار ہے (دیکھئے **شکل 3.4**)۔ قوزی گرانی کے غیر غذائی غیر توانائی اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط کے اعتبار سے بارہ ماہی حرکت پذیر اوسط گرانی جون 2008ء میں 8.4 فیصد اور 10.2 فیصد رہی جو جون 2007ء میں 5.9 فیصد اور 6.9 فیصد رہی تھی۔[10] قوزی گرانی میں اضافے کے رجحان سے پتہ چلتا ہے کہ گرانی کا دباؤ تیزی سے بحالی کی صلاحیت رکھتا ہے۔ گرانی کا یہ دباؤ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تازہ ترین رجحانات کی بہ نظر غائر نگرانی کی جائے۔

10 ستمبر 2008ء کے دوران 12 ماہی حرکت پذیر اوسط گرانی غیر غذائی غیر توانائی اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط بالترتیب 10.9 اور 13.5 فیصد رہیں

شکل 3.3: بلند گرانی کے اسباب

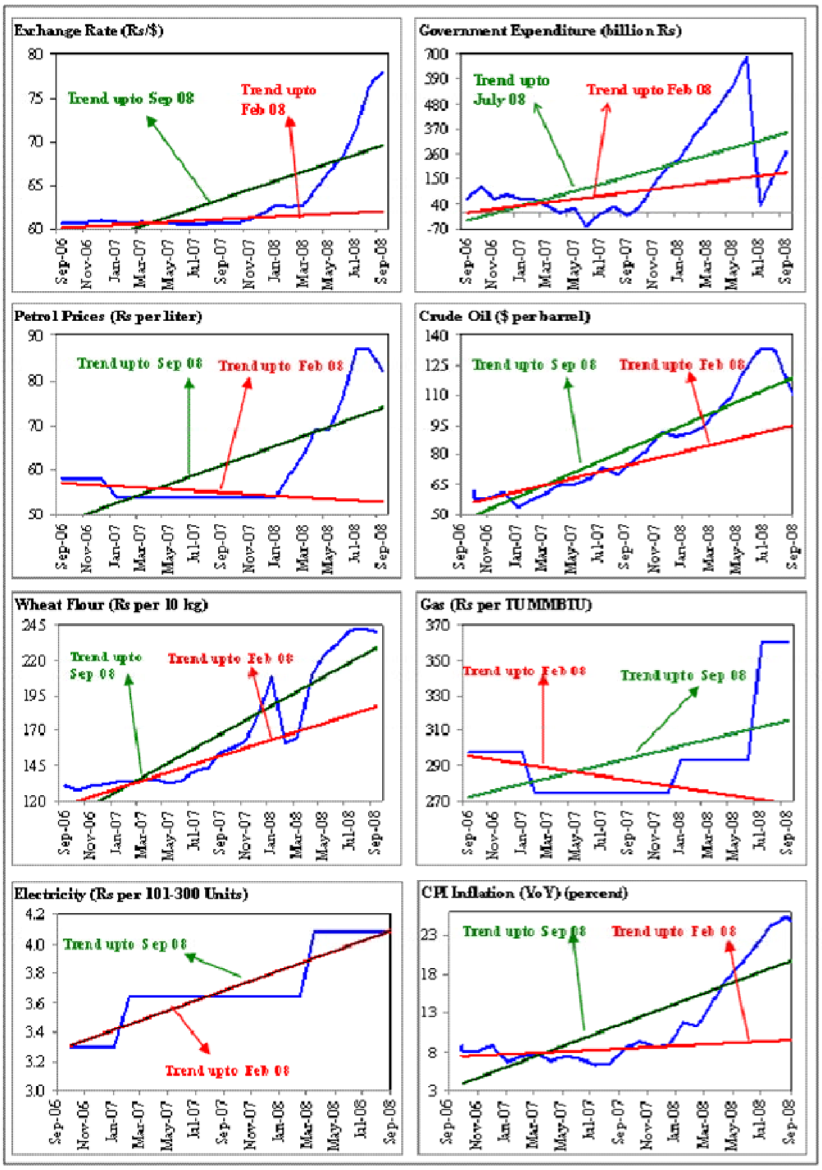

مالیاتی یکجائی کے اثرات، تیل اور بجلی گیس وغیرہ کے نرخوں میں اضافے اور سابقہ زری سختی کے اثرات کا تجزیہ بھی ضروری ہے۔ یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ مالی سال 2008ء کے دوران زری رسد میں 15.4 فیصد پھیلاؤ جی ڈی پی میں نامیہ نمو سے نمایاں طور پر کم ہے۔ اس کا مطلب ہے گذشتہ برسوں کے زرِ فاضل کا خاصا بڑا حصہ جذب کرلیا گیا۔

شکل 3.4: قوزی گرانی (سال بسال)

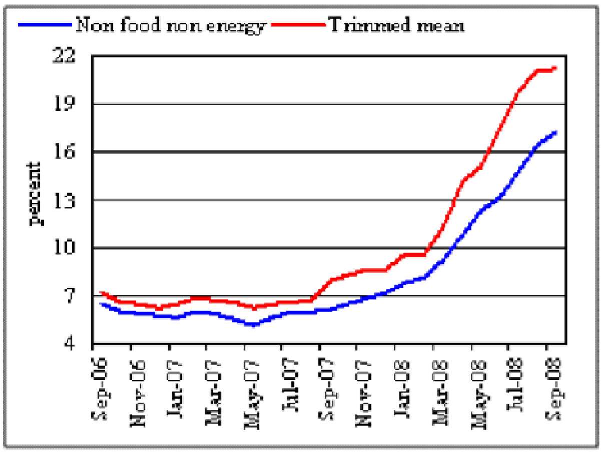

3.3 صارف اشاریہ قیمت

عمومی صارف اشاریہ قیمت گرانی مالی سال 2008ء کے دوران بہت بلند ہوگئی۔ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں مالی سال کے ابتدائی آٹھ ماہ کے دوران اتار چڑھاؤ آیا تاہم اگست 2008ء میں یہ تیزی سے 25.3 فیصد تک پہنچ گئی جس کے بعد ستمبر 2008ء میں کم ہوکر یہ 23.9 فیصد ہو گئی۔ مالی سال کے آخری چند مہینوں میں عمومی گرانی میں اس تیز رفتار

جدول 3.4: قیمت میں دو ہندسی ردوبدل والی اشیا کی فہرست

گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت	مالی سال 2007ء	مالی سال 2008ء
مجموعی	88	118
غذائی	60	71
غیر غذائی	28	47

اضافے کی وجہ غذائی گرانی تھی۔ غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت اگست 2007ء کی 8.6 فیصد سے تقریباً چار گنا بڑھ کر اگست 2008ء میں 34.1 فیصد تک جا پہنچی۔ مالی سال کے آخری چار ماہ کے دوران غذائی گرانی میں اس تیز رفتار اضافے کا بنیادی سبب لازمی غذائی اجناس گندم، آٹا، چاول، گھی، خوردنی تیل، دودھ اور دودھ کی مصنوعات کی قیمتوں میں ہونے والا دوہندسی اضافہ تھا۔ تاہم صارف اشاریہ قیمت غذائی گرانی ستمبر 2008ء میں معمولی سی کمی سے 29.9 فیصد ہوگئی۔ اس کا بنیادی سبب اہم غذائی اشیا کی یوٹیلٹی اسٹورز پر رعایتی نرخوں پر فراہمی کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب کی طرف سے گندم کی کم قیمتوں کو برقرار رکھنا تھا۔

شکل 3.5: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال تبدیلی)

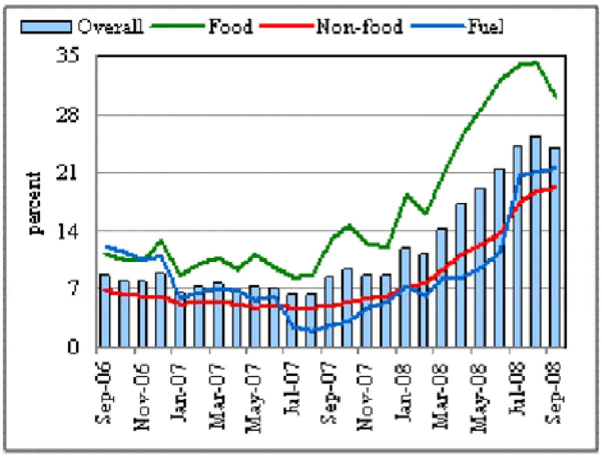

غیر غذائی گرانی میں بھی، جو مالی سال 2008ء کے نصف اول میں آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی، تیزی سے اضافے کا رجحان دیکھا گیا اور وہ ستمبر 2008ء میں 19.2 فیصد تک جا پہنچی۔ غیر غذائی گرانی بڑھنے کے اسباب میں پیٹرولیم مصنوعات کی زائد قیمتوں کے بوجھ کی ملکی صارف کو منتقلی، اور فضائی و زمینی کرایوں اور گیس و بجلی کے نرخوں میں اضافہ اور اشاریہ کرایہ مکان میں اضافہ شامل ہے (دیکھئے شکل 3.5)۔ متعدد صارفی مصنوعات پر مسلسل بلند غذائی گرانی کے دورِ ثانی کے اثرات اور روپے کی قیمت گرنے کے اثرات جن ذیلی گروپوں پر واضح ہیں ان میں تعلیم، علاج

معالجہ، تفریح، صفائی ستھرائی، لانڈری اور ذاتی بناؤ سنگھار شامل ہیں۔ تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی میں گزشتہ پورے سال کے دوران مسلسل اضافے کے بعد ستمبر 2008ء میں کمی آ گئی جو اگر جاری رہی تو صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی اگلے چند مہینوں میں کم ہو جائے گی کیونکہ تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی پیداواری لاگت میں اضافے کی نمائندہ ہے (دیکھئے **شکل 3.6**)۔

شکل 3.6: غیر غذائی گرانی کے رجحانات

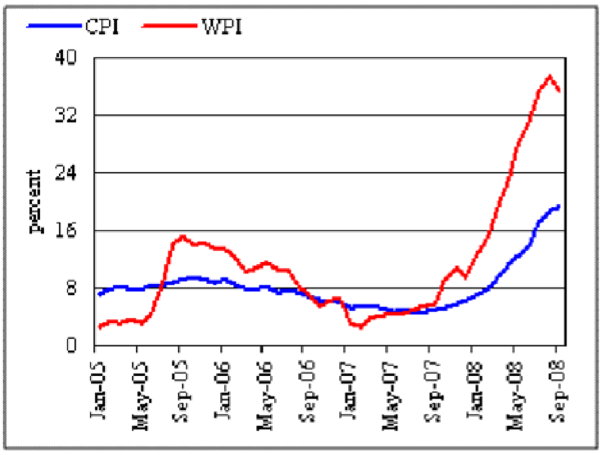

غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں اضافے کے باوجود مجموعی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں اس کا حصہ کم ہوتا جا رہا ہے کیونکہ معیشت میں غذائی گرانی غیر متناسب طور پر بلند ہے (دیکھئے **شکل 3.7**)۔ تاہم غیر غذائی گروپ میں سے اشاریہ کرایہ مکان کا حصہ م س08ء میں بڑھ کر 51.1 فیصد ہو گیا جو گزشتہ دو مالی سالوں میں 45 فیصد کے لگ بھگ رہا تھا۔ اشاریہ کرایہ مکان بڑھنے کا سبب تنخواہوں اور ساز و سامان کی قیمت میں ہونے والا مسلسل اضافہ ہے۔ مجموعی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں ایندھن اور روشنی کے ذیلی گروپ کا سال بھر کا بہ وزن حصہ م س08ء میں کم ہو کر 9.8 فیصد تک آ گیا جبکہ گزشتہ مالی سال یہ 19 فیصد رہا تھا۔ تاہم حالیہ مہینوں میں یہ پھر بڑھ گیا ہے۔

شکل 3.7: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں اوسط حصہ

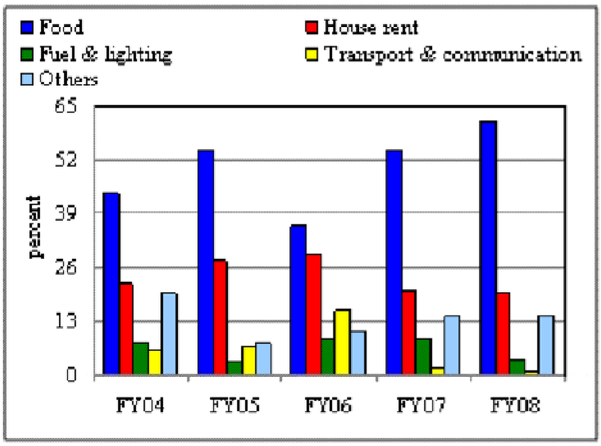

گرانی کا حالیہ دباؤ خاصا وسیع البنیاد ہے۔ مالی سال 2008ء میں قیمتوں میں ردوبدل کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ دو ہندسی گرانی ظاہر کرنے والی اشیا کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ 10 فیصد سے زائد گرانی والی اشیا کا تناسب ستمبر 2008ء میں 68 فیصد ہو گیا جو گزشتہ سال ستمبر میں صرف 21 فیصد تھا، جبکہ 5 فیصد سے کم گرانی والی اشیا کی تعداد م س08ء میں نمایاں طور پر کم ہوئی (دیکھئے **شکل 3.8**)۔ واضح رہے کہ قیمتوں میں سال بسال دو ہندسی نمو والی اشیا کا تناسب فروری 2008ء تک 30 فیصد سے کم تھا اور اس کے بعد ان کا تناسب تیزی سے بڑھا۔ اس سے اس موقف کو تقویت ملتی ہے کہ م س08ء کے نصف آخر کے غیر متوقع نتائج نے گرانی کے منظر نامے کو بدتر حالت تک پہنچایا۔

3.3.1 صارف اشاریہ قیمت غذائی گروپ

غذائی گرانی بلحاظ ص ا ق مالی سال 2007ء میں اگرچہ مستحکم رہی، تاہم پورے م س08ء میں اس میں تیزی سے اضافہ ہوتا رہا۔ م س08ء میں غذائی گرانی بلحاظ ص ا ق کی سالانہ نمو 17.6 فیصد رہی جو گزشتہ سال 10.3 فیصد رہی تھی۔ اس میں اضافہ بالخصوص مارچ 2008ء کے بعد سے دیکھا گیا (دیکھئے **شکل 3.9**)۔ مالی سال کے دوران بنیادی غذائی اجناس گندم، چاول، خوردنی تیل وغیرہ کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ گندم کی ملکی قیمتوں میں اضافے کا جزوی سبب خراب فصل، ذخیرہ اندوزی اور اسمگلنگ تھا۔[11] دوسری

11 گندم کی امدادی قیمت میں اضافے سے ذخیرہ اندوزی بڑھی اور آٹے کی نسبتاً کم ملکی قیمت سے ہمسایہ ملکوں کو آٹا اسمگل ہوا۔

طرف چاول کی بلند عالمی قیمتوں کی وجہ سے چاول کی برآمد بڑھ گئی اور اس کے نتیجے میں چاول کی ملکی قیمتیں بھی بڑھ گئیں۔[12]

شکل3.8: قیمتوں میں تبدیلی کی تقسیم (سال بسال)

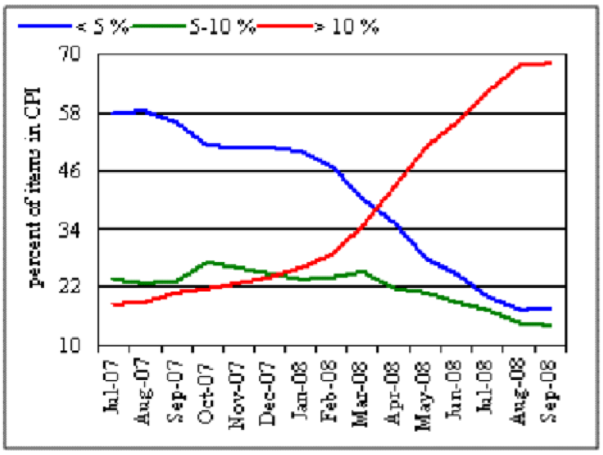

اجناس کی ملکی قیمتیں عالمی عوامل سے بھی متاثر ہوئیں۔ مالی سال 2008ء کے دوران بین الاقوامی غذائی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہوا جن سے پاکستان سمیت متعدد ممالک کی مقامی قیمتوں پر اثر پڑا۔ خوراک کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے پیچھے کئی عوامل کارفرما ہیں، مثلاً ابھرتی ہوئی معیشت کے حامل ملکوں میں کھانے پینے کے عام انداز بدل جانے سے طلب کا بڑھنا، مکئی سویابین اور گنے جیسی اہم فصلوں کا حیاتی ایندھن کی تیاری میں استعمال بڑھ جانا اور زرعی خام مال خصوصاً کھاد (ڈی اے پی اور یوریا) کی قیمتوں میں اضافہ۔ کھاد کی قیمت بڑھنے کا ایک سبب توانائی کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافہ بھی ہے۔

اس تناظر میں تیارشدہ غذائی اشیا کے مقابلے میں اناج کی قیمتوں میں اضافہ زیادہ تیزی سے ہوا۔ چنانچہ غذائی گرانی کا بنیادی سبب اناج کی قیمتوں میں ہونے والا اضافہ ہے۔ تیارشدہ غذائی اشیا اور اناج کی قیمتوں میں اضافے میں پایا جانے والا فرق مارچ 2008ء سے بڑھتا گیا تاہم غذائی اشیا کی قیمتیں نسبتاً کم ہونے کی وجہ سے آخری دو مہینوں میں یہ فرق کم ہو گیا (دیکھیے **شکل 3.10**)۔ اس فرق کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ: (1) اناج کی طلب نسبتاً غیر لچک دار ہے، (2) تیارشدہ غذائی اشیا کی لاگت میں ایک بڑا حصہ مزدوری، پیکنگ، تشہیر اور تقسیم پر آنے والے اخراجات کا ہوتا ہے جس سے کمپنیوں کو یہ موقع مل جاتا ہے کہ وہ غذا کی تیاری میں استعمال ہونے والے اہم اناج کی قیمت بڑھنے کی صورت میں معمولی سا اضافہ ہی قبول کریں اور اپنا منافع کم کرتے ہوئے پیداواریت بڑھا دیں، اور (3) تیارشدہ غذائی اشیا میں بعض کا انحصار جلد خراب ہونے والی فصلوں پر ہوتا ہے (جیسے ٹماٹر کا کیچپ) چنانچہ وہ قیمتوں میں اضافے سے نسبتاً کم متاثر ہوتی ہیں (دیکھیے **شکل 3.11**)۔

شکل3.9: غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

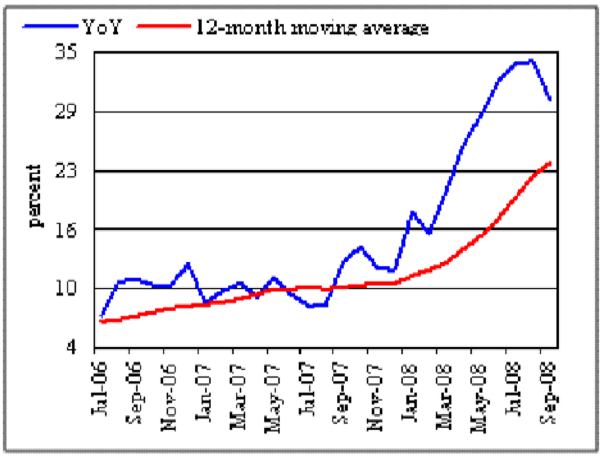

یہ بات قابل ذکر ہے کہ قیمت میں خرابیوں اور رسدی نظام کے نقائص کا بھی اناج کی قیمتوں کے اضافے میں دخل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر گندم کے دستیاب ذخائر ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی تھے تاہم مالی سال 2008ء کے دوران گندم کی قیمت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ اس کے اسباب یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ گندم کی امدادی قیمت میں اضافے سے ذخیرہ اندوزی کی ترغیب ملی اور ملک میں گندم کی نسبتاً کم قیمت کی وجہ سے اسے ہمسایہ ملکوں کو اسمگل کرنے کی حوصلہ افزائی ہوئی، اس طرح ملک میں گندم کی قلت پیدا ہوئی۔

تاہم گندم کی امدادی قیمت[13] کے اعلان سے پالیسی سازی کے حوالے سے دشواری ظاہر ہوتی ہے۔ امدادی قیمت میں نمایاں اضافے سے پہلے کی گئی ذخیرہ کی گئی گندم پر بھاری منافع

12 حکومت نے حال ہی میں چاول کی کم سے کم برآمدی قیمت مقرر کی ہے تاکہ ملک میں چاول دستیاب رہے۔

13 حکومت پاکستان نے اگلی فصل کے لیے گندم کی امدادی قیمت 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی ہے۔

شکل 3.10: غذائی گرانی (سال بسال)

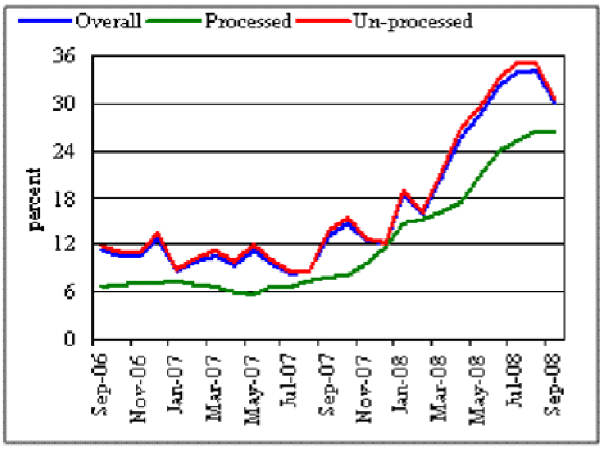

ملتا ہے اور اس کے نتیجے میں ذخیرہ اندوزی کا رجحان اور گرانی کا دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ اگر امدادی قیمت کے اعلان میں تاخیر ہو جائے یا اضافہ کاشت کاروں کی توقعات کے مطابق نہ ہو تو گندم کی کاشت میں کمی آجاتی ہے، جس سے ملک میں گندم کی قلت ہو جاتی ہے، ذخیرہ اندوزی بڑھ جاتی ہے اور خاصی بلند قیمت پر گندم کو درآمد کرنا پڑتا ہے (دیکھئے **شکل 3.12**)۔ بعض تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ گندم کی امدادی قیمت برآمدی قیمت کے برابر ہونی چاہیے۔ تاہم یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ بین الاقوامی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے اور اگر بین الاقوامی قیمتیں تیزی سے کم ہوں تو ملک میں قیمتوں کو کم کرانا خاصا مشکل ہوتا ہے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ کاشت کاروں کو زر اعانت دے کر قیمتوں کو کم نہیں رکھا جا سکتا کیونکہ اس سے اسمگلنگ کی ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ گندم کی امدادی قیمت کے اعلان کے ساتھ ساتھ سخت انتظامی اقدامات بھی ہونے چاہییں جن کا مقصد ذخیرہ اندوزی اور اسمگلنگ کی روک تھام ہو، نیز خوردہ قیمتوں میں بتدریج اضافے کو یقینی بنایا جائے۔ مؤخر الذکر مقصد کو پورا کرنے کے لیے فلور ملوں کی اجرائی قیمت[14] میں بتدریج اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

خوش قسمتی سے حال میں ڈالر کے استحکام اور ترقی یافتہ ملکوں میں کساد بازاری کے بڑھتے ہوئے خدشات کے باعث اجناس کی عالمی قیمتوں میں استحکام معلوم ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں طلب کے دباؤ میں کمی کی علامات ہیں اور بنیادی اجناس پر حکومت نے زر اعانت کو کم کیا ہے جس سے خوراک اور ایندھن کی قیمتوں میں ہونے والے غیر متوقع اضافے میں کمی لانے میں مدد ملے گی۔ تاہم شرح مبادلہ کا دباؤ ان فوائد کا اثر جزواً زائل کر سکتا ہے۔

شکل 3.11: غذائی گرانی (سال بسال)

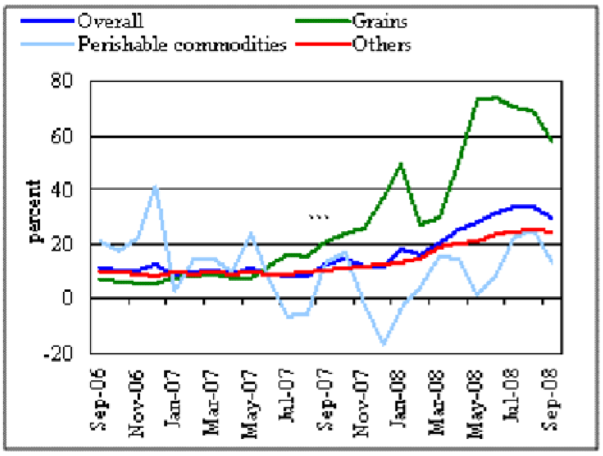

ملک میں بلند غذائی گرانی کو کم کرنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس کی وجہ سے کم آمدنی والے گروپ زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ حکومت کو کم آمدنی والے گھرانوں کو آسانی فراہم کرنے کے لیے مطلوبہ انتظامی اقدامات کرنے چاہئیں۔ فوری طور پر جو کام کیے جا سکتے ہیں وہ یہ ہیں کہ بنیادی غذائی اجناس تک ان کی رسائی یقینی بنائی جائے اور ان اجناس پر محدود زر اعانت دیا جائے۔ طویل عرصے پر محیط کام یہ ہیں کہ پیداواریت میں اضافہ کیا جائے اور غذائی اجناس کی ذخیرہ کاری اور نقل و حمل کی سہولتوں کو بہتر بنایا جائے۔ حکومت اور عوام کے اعتماد کو مجروح کرنے والی کاروباری سرگرمیوں کے خلاف ضابطے تشکیل دے کر منڈی کی ساخت میں بہتری لائی جا سکتی ہے، اور اس طرح اہم اشیا کی قیمتوں میں غیر ضروری اضافے کی روک تھام ممکن ہے۔ صارفین کی انجمنیں اپنا مؤثر کردار ادا کر کے اس حوالے سے شعور اجاگر کریں اور صارفین کے حقوق کا تحفظ کریں۔ برقی ذرائع ابلاغ اگرچہ اس سلسلے میں مثبت کردار ادا کر رہے ہیں تاہم حکومت کو بھی صارفین کے لیے مؤثر اداروں کی تشکیل میں مدد دینی چاہیے۔

14 وہ قیمت جس پر حکومت فلور ملوں کو گندم فراہم کرتی ہے۔

3.3.2 صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گروپ

مالی سال 2008ء کے نصف اول میں غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت خاصی کم تھی[15] جو مالی سال کے نصف آخر میں بڑھ گئی اور سال بسال بنیاد پر ستمبر 2008ء کے دوران 19.2 فیصد تک جا پہنچی جبکہ گذشتہ سال کے اسی مہینے میں یہ 5 فیصد رہی تھی (دیکھئے **شکل 3.13**)۔ مالی سال 2008ء کے دوران غیر غذائی گروپ کے تمام ذیلی گروپوں میں گرانی گذشتہ سال کی نسبت زائد رہی، تاہم غیر غذائی گرانی میں حالیہ اضافے میں اہم کردار ادا کرنے والے ذیلی گروپ مال برداری اور مواصلات، اشاریہ کرایہ مکان، صفائی ستھرائی اور لانڈری اور ذاتی بناؤ سنگھار اور ایندھن و روشنی ہیں۔ یہ تمام ذیلی گروپ مالی سال کے نصف آخر کے دوران اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے اثرات کے علاوہ تیل کی بلند عالمی قیمتوں کی ملکی صارفین کو منتقلی کی عکاسی کرتے ہیں (دیکھئے **جدول 3.5**)۔

شکل 3.12: گندم کی قیمت (روپے فی 10 کلو)

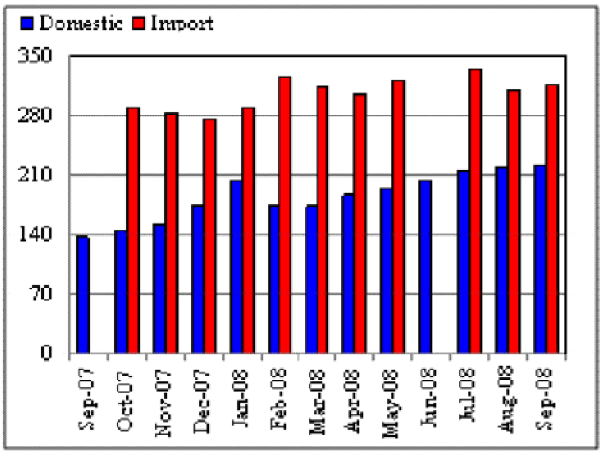

مالی سال کے نصف آخر میں ذیلی گروپ مال برداری اور مواصلات کی گرانی میں نمایاں اضافہ ہوا اور اس میں سال بسال اضافہ ستمبر 2008ء میں 39.9 فیصد تک جا پہنچا جبکہ دسمبر 2007ء میں یہ منفی 3 فیصد تھا۔ نمایاں اضافے کی وجہ ایندھن کی اہم اشیا کی قیمتوں میں حالیہ ردوبدل اور اس کے نتیجے میں ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں ہونے والا اضافہ تھا۔

شکل 3.13: غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

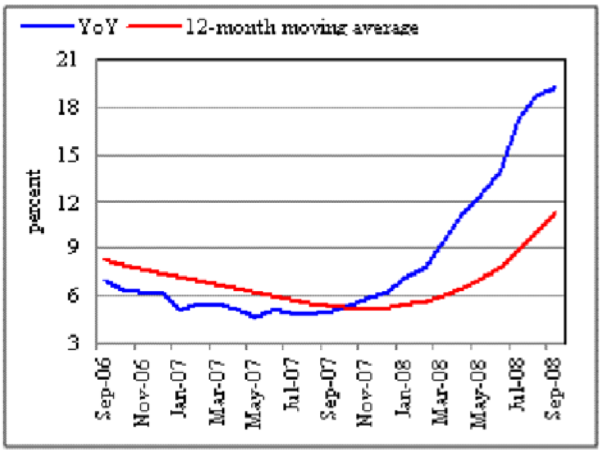

غیر غذائی گرانی ایک تو اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کی وجہ سے ہوئی، دوسرے اس کا ایک نمایاں سبب مستقل بلند غذائی گرانی کے دورثانی کے اثرات بھی ہیں۔ بالخصوص اشاریہ کرایہ مکان میں اضافے کی وجہ دھاتوں کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے کے علاوہ ملک میں معاوضوں پر موجود دباؤ بھی ہے۔ اسی طرح ملبوسات، ٹیکسٹائل اور جوتوں کی قیمتوں میں اضافے کو خام مال، کیمیکلز اور پیٹرولیم کی ماخوذیات کی بلند بین الاقوامی قیمتوں سے منسلک کیا جاتا ہے۔ اس کے برخلاف گھریلو فرنیچر اور ساز وسامان، تفریح، تعلیم، صفائی ستھرائی اور لانڈری، ذاتی بناؤ سنگھار اور علاج معالجہ کے شعبوں میں آنے والی گرانی بنیادی طور پر دورثانی کے اثرات کا نتیجہ ہے۔

3.4 گرانی

گرانی کو بلحاظ آمدنی گروپوں پر تقسیم کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ پورے مالی سال 2008ء میں گرانی کی سب سے زیادہ زد کم آمدنی والے گروپوں پر پڑی۔ غذائی گرانی میں نمایاں اضافہ اس کی وجہ ہے کیونکہ کم اور متوسط آمدنی والے طبقوں کے سب سے زیادہ اخراجات خوراک پر آتے ہیں اور غذائی گرانی میں اضافہ ہی انہیں سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے۔

15 غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت دسمبر 2007ء میں سال بسال صرف 6.3 فیصد تھی۔

جدول3.5: ص ا ق غیر غذائی گرانی (سال بسال) بلحاظ گروپ

	وزن	ستمبر06ء	ستمبر07ء	ستمبر08ء
غیر غذائی گروپ	**59.7**	**7.0**	**5.0**	**19.2**
ملبوسات، ٹیکسٹائل وغیرہ	6.1	4.0	7.6	16.1
کرایہ مکان	23.4	7.3	7.5	15.0
ایندھن اور روشنی	7.3	12.1	2.7	21.5
گھریلو فرنیچر اور سامان	3.3	6.7	6.3	12.7
ٹرانسپورٹ اور مواصلات	7.3	5.3	-3.1	39.9
تفریح	0.8	0.2	0.0	12.2
تعلیم	3.5	7.2	4.8	16.0
صفائی ستھرائی، لانڈری	5.9	4.1	6.5	19.3
علاج معالجہ	2.1	9.8	7.8	10.7
مجموعی ص ا ق	**100**	**8.7**	**8.4**	**23.9**

چنانچہ ستمبر2008ء میں بلند ترین گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) 26.4فیصد اس طبقے کے لیے تھی جو سب سے کم یعنی تین ہزار روپے تک آمدنی رکھتا ہے۔ تین ہزار ایک سے 5ہزار روپے تک آمدنی والے گروپ کے لیے گرانی 25.9 فیصد اور پانچ ہزار ایک سے 12ہزار روپے تک آمدنی والے گروپ کے لیے 24.7فیصد تھی۔ 12ہزار روپے سے زائد یعنی بلند ترین آمدنی والے گروپ کو سب سے کم یعنی 22.6فیصد گرانی برداشت کرنی پڑی (دیکھئے شکل **3.14**)۔

شکل3.14: صارف اشاریہ قیمت گرانی بلحاظ آمدنی گروپ (سال بسال) ستمبر2008ء

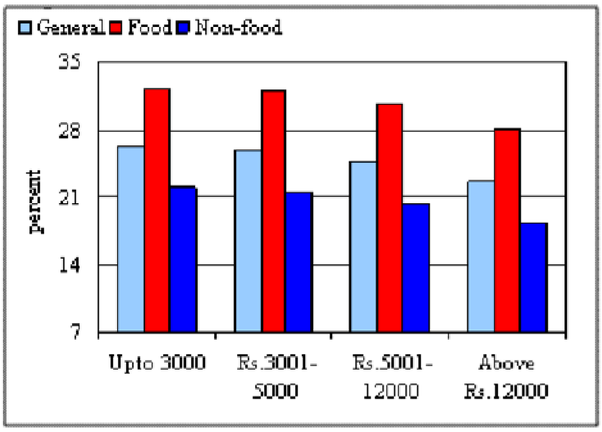

تاہم مذکورہ اعداد و شمار صارف اشاریہ قیمت باسکٹ پر نظر ثانی کا تقاضا کرتے ہیں کیونکہ (1) سرکاری طور پر کم از کم معاوضہ ماہانہ 6 ہزار روپے ہے، اس لحاظ سے کم اور بلند آمدنی والے گروپوں کی درجہ بندی درست نہیں، اور (2) ص ا ق باسکٹ مالی سال2001ء کے سروے پر مبنی ہے جبکہ اخراجات کے رجحانات میں تب سے اب تک خاصی تبدیلیاں آ چکی ہیں۔ مثال کے طور پر موبائل فون کے بلوں پر اخراجات ص ا ق باسکٹ میں شامل ہو چکے ہیں، اسی طرح ٹی وی کیبل کے اخراجات بھی لازمی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ یوٹیلیٹیز اور ٹرانسپورٹ پر اخراجات مالی سال2001ء کے مقابلے میں غیر متناسب طریقے سے بڑھے ہیں۔

3.5 تھوک اشاریہ قیمت

تھوک اشاریہ قیمت کے ذریعے پیمائش کردہ گرانی پورے مالی سال2008ء میں مستقل طور پر بلند رہی جس کا بنیادی سبب اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں تھیں۔ مالی سال میں سالانہ (12ماہی حرکت پذیر اوسط) گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت ستمبر2008ء میں 23.1فیصد رہی جو گذشتہ سال ستمبر میں 7فیصد تھی (دیکھئے شکل **3.15**)۔ اس اضافے میں تھوک

اشاریہ قیمت کے غذائی اور غیر غذائی دونوں گروپ شامل رہے۔ جنوری 2008ء سے غیر غذائی گرانی میں بالخصوص تیزی سے اضافہ ہوا اور کوئلہ، مصنوعی کھاد، فرنس آئل اور فولاد جیسی اشیا کی قیمتوں میں سال بسال 45 فیصد سے زائد اضافہ ہوا۔

شکل 3.15: گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت (سال بسال)

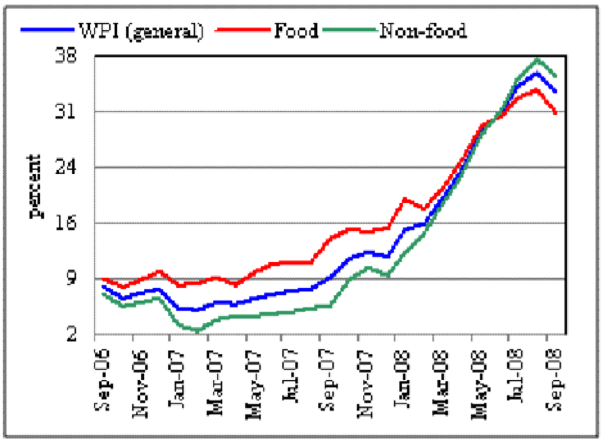

تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ میں گرانی کا دباؤ ایندھن، روشنی اور لبریکینٹس ذیلی گروپ میں سب سے زیادہ رہا (دیکھئے شکل **3.16**)۔ اس ذیلی گروپ کی گرانی ستمبر 2008ء میں 52 فیصد تک جا پہنچی جو گذشتہ سال کے اسی مہینے میں 6.4 فیصد رہی تھی۔ اس تیز رفتار اضافے کا بڑا سبب بین الاقوامی منڈی میں خام تیل کی بلند قیمتیں تھیں جنھوں نے ملکی منڈی میں کوئلے، فرنس آئل اور موبل آئل کی تھوک قیمتوں کو براہ راست متاثر کیا۔ اہم ایندھن کی ملکی قیمتوں میں اضافے نے ان اثرات کو دوچند کردیا۔ نتیجتاً تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گروپ میں اس ذیلی گروپ کی بہ وزن اوسط ستمبر 2008ء میں نمایاں طور پر بڑھ کر 62.8 فیصد ہوگئی جبکہ گذشتہ سال اسی مہینے میں یہ 47 فیصد تھی (دیکھئے جدول **3.6**)۔ ذیلی گروپ تیارکنندگان میں مصنوعی کھاد کی تھوک قیمتوں میں اضافے کا رجحان برقرار رہا اور ستمبر 2008ء میں 87.2 فیصد تک جا پہنچا جو بین الاقوامی منڈی میں ڈی اے پی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی عکاسی کرتا ہے۔

جدول 3.6: تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی میں ذیلی اشاریوں کا حصہ

فیصد میں

	ستمبر 07ء	جون 08ء	ستمبر 08ء
خام مال	15.5	9.5	10.4
ایندھن، روشنی اور لبریکینٹس	47.0	65.8	62.8
تیارکنندگان	23.8	14.3	17.0
عمارتی سازوسامان	14.1	10.5	9.7

شکل 3.16: غیر غذائی گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت (سال بسال)

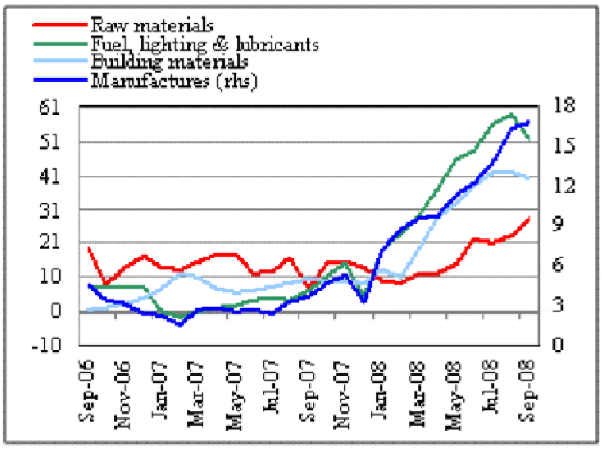

ایک اور ذیلی گروپ تعمیراتی سازوسامان کی تھوک قیمتیں بھی مالی سال کے نصف آخر میں نمایاں طور پر بڑھیں جو بین الاقوامی منڈی میں فولادی سریے اور چادروں، تاروں اور کیبلز جیسی اشیا کی بلند قیمتوں کی عکاسی کرتی ہیں۔ تاہم دیگر غیر غذائی ذیلی گروپوں میں غیر متناسب طور پر ہونے والے بلند اضافوں کے باعث غیر غذائی گرانی میں تعمیراتی سازوسامان کا حصہ ستمبر 2008ء میں معمولی سا کم ہوا۔

3.6 حساس اظہاریہ قیمت

شکل 3.17: ہفتہ وار گرانی بلحاظ حساس اظہاریہ قیمت

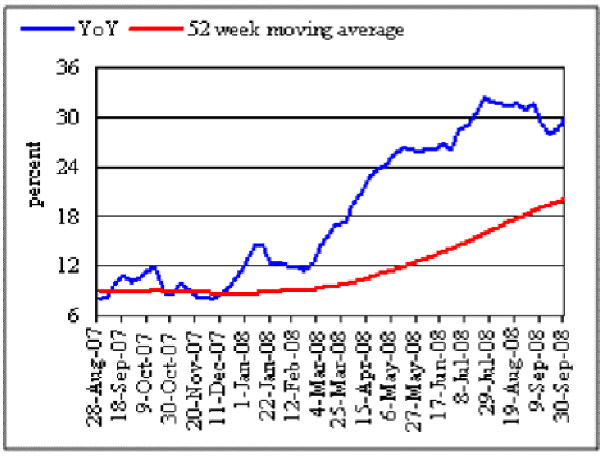

ہفتہ وار گرانی بلحاظ حساس اظہاریہ قیمت (سال بسال) مالی سال 2007ء کے آخری ہفتے کی 7.7 فیصد کے مقابلے میں ستمبر 2008ء کے آخری ہفتے میں خاصی بڑھ کر 29.8 فیصد تک چلی گئی۔ ہفتہ وار گرانی بلحاظ حساس اظہاریہ قیمت (سال بسال) مارچ 2008ء سے وسط مئی 2008ء تک بالخصوص نمایاں طور پر بڑھی۔ گرانی بلحاظ حساس اظہاریہ قیمت میں اضافے کا یہ رجحان خوراک کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ حساس اظہاریہ قیمت باسکٹ کی تقریباً 60 فیصد اشیا غذائی گروپ سے تعلق رکھتی ہیں۔ مالی سال کے آخری چند مہینوں میں گرانی بلحاظ حساس اظہاریہ قیمت میں نسبتاً استحکام آیا اور وہ 26 فیصد کے لگ بھگ رہی کیونکہ ٹماٹر اور مونگ کی دال جیسی اہم غذائی اشیا کی گرانی میں نسبتاً کمی واقع ہوئی تھی۔ اگرچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہفتہ وار حساس اظہاریہ قیمت جولائی 2008ء میں بلند ترین سطح پر تھا، تاہم یہ آگے بھی خاصا بلند رہنے کا امکان ہے۔ گندم کی قیمتیں مستقبل میں گرانی کے رجحان پر بڑی حد تک اثر انداز ہوں گی (دیکھئے شکل **3.17**)۔